سوا ل ا : حدیث أصحابی کالنّجوم ، بأیّھم اقتدیتم اہتدیتم بلحاظِ سند کیسی ہے ؟

جواب : أصحابی کالنّجوم ، بأیّھم اقتدیتم اہتدیتم ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ، ہدایت پا جاؤ گے ۔''

یہ حدیث سخت ترین ''ضعیف'' ہے ، اس کی ساری کی ساری سندیں ''ضعیف '' ہیں ۔

٭۱ حدیثِ جابر :

(المؤتلف للدارقطنی : ٤/١٧٧٨، جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر : ١٧٦٠)

تبصرہ :

اس کی سند ''ضعیف وساقط'' ہے ، کیونکہ :

(ا) اس میں اعمش بن سلیمان ''مدلس '' ہیں ، جو کہ ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں ، نیز اعمش کا ابو سفیان سے سماع بھی نہیں ہے ۔

(ب) اس کا راوی سلام بن سلیمان المدائنی ''ضعیف '' ہے ۔(تقریب التہذیب لابن حجر : ٢٧٠٤)

(ج) امام عبدالبر نے اس کے راوی الحارث بن غصین کو ''مجہول '' کہا ہے ۔

دوسری سند : (غرائب مالک للدارقطنی ، عن جمیل بن زید عن مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر )

حافظ ابنِ حجر لکھتے ہیں : وجمیل لا یعرف ، ولا اصل لہ فی حدیث مالک ولا من فوقہ ۔

''جمیل مجہول ہے ، اس حدیث کی مالک اور اس سے اوپر والے راویوں سے کوئی حقیقت نہیں ہے''

(التلخیص الحبیر : ٤/١٩٠)

٭۲ حدیث عمر : (الکامل لابن عدی :٣/١٠٥٧، المدخل للبیھقی:١٥١، الکفایہ للخطیب: ٩٥۔٩٦)

تبصرہ :

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ :

(ا) اس میں عبدالرحیم بن زید العمی راوی ''متروک '' ہے ، اس کو امام یحییٰ بن معین نے ''کذاب'' قرار دیا ہے ۔(التقریب : ٤٠٥٥)

(ب) اس کا باپ زید العمی جمہور کے نزدیک ''ضعیف ' ' ہے ، اس کے بارے میں حافظ ہیثمی فرماتے ہیں:

ضعفہ الجمہور ۔ ''جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔''(مجمع الزوائد : ١٠/١١٠)

حافظ ابنِ حجر کہتے ہیں : ضعیف عند الجمہور ۔ ''جمہور کے نزدیک ضعیف ہے ۔''(نتائج الافکار: ٢٥٣)

٭۳ حدیث ابنِ عمر :

مثل أصحابی مثل النّجوم ، یھتدٰی بھا ، فبأیّھم أخذتم بقولہ اھتدیتم ۔(مسند عبد بن حمید : ٧٨٣)

تبصرہ :

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف '' ہے ، اس کا راوی حمزہ بن ابی حمزہ الجزری ''متروک ، متہم بالوضع '' ہے ۔ (التقریب : ١٥١٩)

٭٤ حدیثِ أبی ہریرہ :

مثل أصحابی مثل النّجوم ، من اقتدٰی [illegible] اھتدٰی ۔(مسند القضاعی : ١٣٤٦)

تبصرہ :

٭۱ اس کی سند میں جعفر بن عبدالواحد الہاشمی راوی ''کذاب '' ہے ۔(التلخیص الحبیر : ٤/١٩١)

حافظ ذہبی کہتے ہیں: ھٰذا الحدیث من بلایا جعفر بن عبد الواحد ۔ ''یہ حدیث جعفر بن عبدالواحد کی مصیبتوں میں سے ہے ۔''(میزان الاعتدال : ١/٤١٣)

٭۲ اس میں اعمش کی'' تدلیس'' بھی ہے ۔

٭۵ حدیثِ ابنِ عباس :

انّ أصحابی بمنزلۃ النّجوم فی السّماء ، فأیّھا أخذتم بہ اھتدیتم ، واختلاف أصحابی لکم رحمۃٌ ۔ ''میرے صحابہ آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں ، جس کا دامن پکڑ لوگے ، ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے ، میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے باعثِ رحمت ہے ۔''(المدخل للبیھقی : ١٥٢،

الکفایۃ للخطیب ، ص: ۹۵)
تبصرہ :
اس کی سند سخت "ضعیف " ہے ، کیونکہ :
★۱ اس کے راوی سلیمان بن ابی کریمہ کو جمہور نے "ضعیف" کہا ہے ،
نوٹ : السّنۃ لأبی ذر الھروی میں مندل بن علی العنزی(ضعیف عند الجمہور)نے اس کی متابعت کر رکھی ہے(التلخیص: ٤/۱۹۱)
★۲ اس کا راوی جویبر بن سعید الازدی سخت ترین "ضعیف " ہے ۔
★۳ الضحاک بن مزاحم نے عبداللہ بن عباس سے سماع نہیں کیا ۔(اتحاف المہرۃ لابن حجر : ۷/۲٤۸)
★٦ حدیث ِ جواب بن عبیداللہ :
انّ مثل أصحابی کمثل النّجوم ھٰھنا وھٰھنا ، من أخذ بنجم منھا اھتدٰی أو بأیّ قول أصحابی أخذتم فقد اھتدیتم ۔(المدخل للبیہقی : ۱۵۳)
تبصرہ :
اس کی سند سخت ترین "ضعیف " ہے ، کیونکہ اس میں وہی جویبر راوی ہے ، جس کو امام نسائی (الکامل لابن عدی: ۲/۱۲۱)اور امام دارقطنی (الضعفاء والمتروکین : ۱٤۷)وغیرہ نے "متروک " قرار دیا ہے ۔
اس کے بارے میں حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :
ھٰذا حدیث متنہ مشہور وأسانیدہ ضعیفۃٌ ، لم یثبت فی ھٰذا اسنادٌ
حافظ ابنِ حجر اس سند کے بارے میں لکھتے ہیں : ہٰذا مرسلٌ أو معضلٌ(تخریج احادیث المختصرِ : ۱/۱٤٦)
★۷ حدیث ِ انس :
مثل أصحابی مثل النّجوم یھتدٰی بھا،فاذا غابت تحیّروا۔(مسند بن ابی عمر(المطالب لابن حجر:٤۱۵٦)
تبصرہ :
اس کی سند سخت ترین "ضعیف " ہے ،کیونکہ :
★۱ اس میں زید العمی راوی ہے ، جس کا حال بیان ہو چکا ہے ۔
★۲ یزید الرقاشی راوی "ضعیف " ہے ۔(التّقریب : ۷٦۸۳)اس کو امام نسائی اور امام حاکم نے "متروک " قرار دیا ہے ۔(تہذیب التھذیب : ۱۱/۲۷۰)
حافظ ہیثمی کہتے ہیں : ضعّفہ الجمہور۔"جمہور نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے ۔"(مجمع الزوائد : ۱/۱۰۵)
★۳ اس میں سلام بن سلیم الطویل "متروک " ہے ۔(التقریب : ۲۷۰۲)
حافظ ابنِ حجر نے اس کی سند کو "ضعیف " کہا ہے ۔(المطالب العالیۃ لابن حجر : ٤/۱٤٦)
الحاصل : یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ سخت ترین "ضعیف" ہے ۔
فائدہ :
سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن )نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا اور آپ بکثرت آسمان کی طرف سر مبارک اٹھاتے تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
النّجوم أمنۃ للسّماء ، فاذا ذھبت النّجوم أتی السّماء ما توعد ، وأنا أمنۃ لأصحابی ، فاذا ذھبت أنا أتی أصحابی ما یوعدون ، وأصحابی أمنۃ لأمّتی ، فاذا ذھب أصحابی أتی أمّتی ما یوعدون ۔
"ستارے آسمان کی حفاظت کا سامان ہیں ، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ (آفت )آ جائے گی ، جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے ، میں اپنے صحابہ کے لیے حفاظت کا سامان ہوں ، جب میں (دنیا سے )چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ (فتنے )آئیں گے ، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ، میرے صحابہ میری امت کے لیے حفاظت کا سامان ہیں ، جب میرے صحابہ(دنیاسے) چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ (فتنے)آجائیں گے ، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ۔"(صحیح مسلم : ۲۵۳۱)
حافظ ذہبی رحمہ اللہ حافظ بیہقی رحمہ اللہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں :
ھو یؤدّی صحّۃ التّشبیہ للصّحابۃ بالنّجوم خاصّۃ ، امّا فی الاقتداء ، فلا یظھر من حدیث أبی موسیٰ ۔

''یہ حدیث صحابہ کو ستاروں سے صرف تشبیہ دینے کو صحیح قرار دیتی ہے ، رہا (کسی ایک صحابی کی) اقتدا کا معاملہ ، تو وہ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا ہے''(تلخیص المستدرک : ٤/١٩١)